روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 4 جولائی 2012ء 13 شعبان 1433 ہجری 4 وفا 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 155

عہد پورا کرنے والے

وہ لوگ جو اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) عہد کو پورا کرتے ہیں اور میثاق کو نہیں توڑتے اور وہ لوگ جو اسے جوڑتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کھاتے ہیں۔ (الرعد 22,21)

اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد نہ توڑو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر کفیل بنا چکے ہو۔ (النحل:92)

عہد بیعت کی حفاظت کریں کیونکہ عہدوں کے متعلق قیامت کے روز سوال کیا جائے گا

خلیفۂ وقت کی آواز کو سننا اور اس پر عمل کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے 64ویں جلسہ سالانہ امریکہ سے مستورات سے خطاب کا خلاصہ 30 جون 2012ء

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 30 جون 2012ء کو 64ویں جلسہ سالانہ امریکہ کے دوسرے دن پاکستانی وقت کے مطابق رات 9 بجکر 10 منٹ پر ہیرس برگ پنسلوانیا امریکہ میں مستورات کے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ آپ کا مستورات سے یہ خطاب انگریزی زبان میں تھا۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ یہ خطاب مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ساری دنیا میں نشر کیا گیا۔

حضور انور کے سٹیج پر تشریف رکھنے کے بعد محترمہ مبشرہ بھٹی صاحبہ نے سورۃ النور کی آیات 53 تا 57 کی تلاوت کی اور اس کے بعد ان آیات کا اردو اور انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ ازاں بعد محترمہ حمیرا ملک صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کا حمدیہ منظوم کلام ''حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی'' ترنم سے سنایا۔ پھر سیکرٹری صاحبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ امریکہ نے احمدی طالبات میں سے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے نام پڑھے اور حضور انور نے ان طالبات کو اسناد اور میڈلز عطا فرمائے۔ میڈلز حضور انور اپنی حرم حضرت امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا العالیٰ کو پکڑاتے تھے اور بیگم صاحبہ وہ میڈلز طالبات کے گلے میں ڈالتی تھیں۔ تعلیمی ایوارڈز کی تقسیم کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ چار سال قبل 2008ء کے بعد امریکہ کے احمدیوں سے براہ راست گفتگو کا موقع مل رہا ہے۔ اس وقت بھی میں نے بعض اہم امور کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جو مرد اور عورتوں کے لئے ایک جیسی اہم تھیں۔ ہم احمدی تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں اور اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود کو بھی مانتے ہیں۔ قرآن کریم نے ان پر ایمان لانا لازمی قرار دیا ہے اور سچا مومن وہی ہے جو سب پر ایمان لاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اپنے مقام کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ لیکن ہمارا صرف مان لینا اور ایمان لے آنا ہمارے لئے کافی نہیں۔ بلکہ ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے عہد بیعت کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ اس عہد کو نبھانا لازمی ہے۔ کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عہدوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اس لئے ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے عہد بیعت کی حفاظت کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ عہد بیعت کی حفاظت تقویٰ کی باریک راہوں پر چل کر ہی ہوسکتی ہے۔ اس لئے میں بار بار اپنی تقاریر میں اس بات کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں اور میرے مخاطب صرف وہی لوگ نہیں ہوتے جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ بلکہ جہاں بھی جس بھی احمدی کے کان میں میری آواز پہنچتی ہے۔ وہ میرا مخاطب ہے۔ اسے میری نصیحتوں کو سننا چاہئے اور ان پر عمل کرنا چاہئے اور خلیفہ وقت کی نصیحت اور آواز کو سننا بھی عہد بیعت کا حصہ ہے۔ یہی نہیں کہ فارغ ہوئے تو سن لیا بلکہ اس آواز کا سننا اور اس پر عمل کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس اصلاح کے کام میں عورت کا بھی بہت بڑا رول ہے۔ وہ گھر میں ان تعلیمات پر عمل کر کے آئندہ نسل کی تربیت بھی کر رہی ہوتی ہیں۔ یاد رکھیں دین حق نے جو مقام عورت کو دیا ہے وہ کسی مذہب نے عورت کو نہیں دیا۔ لیکن یہ مقام الٰہی احکامات اور سنت رسول ﷺ کے مطابق اپنے اعمال بجالانے سے ملے گا۔ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنی ہوگی اور خدا کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرنا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا تھا۔ قرآن کریم نے ایک دعا بھی سکھائی ہے جس میں اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنانے کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ نمازوں کو پابندی کے ساتھ ادا کرنے سے بھی حقیقی سکون ملے گا اور اگر اولاد بھی نماز کو قائم کرنے والی ہوگی تو وہی اولاد ہی حقیقی معنوں میں آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ عہد بیعت کو نباہنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر احمدی گھرانہ خدا کی محبت اور ذکر الٰہی سے بھرا رہے۔ ٹی وی، انٹرنیٹ اور دوسری مادی خوشیاں ہماری ترجیحات نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کی طرف پوری توجہ ہونی چاہئے۔ قرآن کریم نے جو صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کا فرمایا ہے اس کے یہی معنی ہیں کہ جو بھی مصروفیت ہو اس کے درمیان آنے والی نماز کو فکر کے ساتھ ادا کیا جائے۔ دنیا کو چھوڑ دیا جائے اور

باقی صفحہ 8 پر

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

رخصتوں میں اساتذہ کرام طلباء کی مدد کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے موسم گرما کی رخصتیں ہوگئی ہیں۔ وقت کو غنیمت سمجھتے ہوئے فروغ تعلیم کے سلسلہ میں اساتذہ کرام احمدی طلباء کو جو کسی مضمون میں کمزور ہیں 15,10 دن پڑھا کر ان کی مدد فرمائیں۔ تمام اساتذہ کے نام بنام خطوط سیکرٹریان تعلیم اضلاع کو دے دیئے گئے ہیں وہ خطوط آپ کو پہنچ جائیں گے۔ اگر وہ خط نہ بھی ملے تب بھی آپ اپنی مساعی سے نظارت تعلیم کو ضرور مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم میں برکت ڈالے آپ کی وقت کی قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین (نظارت تعلیم)

تحریر: عباس ناصر .... انگریزی سے ترجمہ: محمد قاسم مجوکہ صاحب

ہم دعا لکھتے رہے اور وہ دغا پڑھتے رہے

جنونِ مئی

زیادہ تر پاکستانیوں کو گزرا مہینہ بدترین لوڈشیڈنگ کی وجہ سے یاد رہے گا۔لیکن مجھے گزشتہ مئی ایک اور ہی قسم کی تاریکی کی یاددلا گیا۔

دو برس قبل مئی کے آخری دن تھے جب گڑھی شاہو اور ماڈل ٹاؤن لاہور میں احمدی عبادت گاہوں پر جمعہ کی نماز کے دوران حملہ کیا گیا۔نفرت کے بیوپاریوں نے گولیوں کی بارش کردی اور لگ بھگ ایک سوافراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔اس سانحہ کے دو برس بعد سماج کو اس زہر سے پاک کرنے کی ہماری کوششیں یوں کامیاب ہوئیں کہ کوئی صاحب لاہور کی عدالت میں انصاف کی تلاش میں پہنچ گئے۔

جی نہیں! درخواست گزار نے یہ عرضی اس لئے نہیں دی کہ اس اجتماعی موت کا ارتکاب کرنے والوں کوسزا دی گئی ہے یا نہیں یا یہ کہ آیا ان کی شناخت بھی ہوسکی ہے۔اسے اس امر کی بھی کوئی تشویش نہ تھی کہ اس بلا اشتعال جرم کا نشانہ بننے والوں کو موعودہ زر تلافی دیا گیا ہے یا نہیں۔ بیشک اسے اس بات سے بھی کوئی تعلق نہ تھا کہ اقلیتوں کو آئندہ اس قسم کے حملوں سے بچانے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔

اس کی درخواست کا مدعا یہ تھا کہ 1952ء میں گڑھی شاہو میں بنائی گئی اس عبادت گاہ کی ظاہری شکل میں تبدیلیاں لائی جائیں،عدالت سے ان کا مطالبہ تھا کہ عبادت گاہ کے موجودہ نقوش اس کے مسجد ہونے کا تاثر دیتے ہیں اور اس صورت کو مٹایا جائے۔درخواست گزار کو عبادت گاہ کا گنبد اور مینار اس کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچا رہے تھے۔

ذوالفقار علی بھٹو کی پیپلز پارٹی نے ستر کی دہائی میں قانون سازی کر کے احمدیوں کو دائرہ اسلام سے نکال باہر کر دیا تھا۔1984ء میں ضیاء الحق نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ احمدیوں پر پابندی لگادی کہ وہ کسی طور خود کو مسلمان ظاہر نہ کرسکیں اور درخواست گزار اسی قانون کو حرکت میں لا کر عبادت گاہ میں تعمیری تبدیلیوں کا خواہشمند تھا جو ضیاء الحق کے قانون کے اجراء سے تین دہائیاں قبل تعمیر کی گئی تھی۔تو کیا ہوا، پہلے کب ہم نے ایسی معمولی باتوں کو اپنی نفرت کے آگے دیوار بننے دیا ہے۔

گزشتہ مئی میں اقلیتوں اور دوسرے چھوٹے مذہبی فرقوں کو ہم ایک ہی پیغام دے سکے ہیں کہ ان کے لئے سب کچھ طے نہیں ہے۔یعنی زندگی اور آزادی۔کوئٹہ کے ہزارہ شیعان کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا گیا۔آسیہ بی بی ابھی تک جیل میں گل سڑ رہی ہے۔اگر گڑھی شاہو کا حملہ ایک دست درازی تھی تو ایک سال بعد صحافی سلیم شہزاد کا اسلام آباد سے دن دہاڑے اغوا اور قتل بھی اتنا ہی دل دہلا دینے والا تھا۔

احمدیوں کے اجتماعی قتل کو ’’غیر ریاستی‘‘ عاملوں کا کام کہہ کر نظر انداز کر دیا گیا اور یوں ہم بری الذمہ ہو گئے۔لیکن دوسرا قتل تو ریاستی نشان لئے ہوئے تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ سانحہ گڑھی شاہو کی انکوائری کا کیا ہوا۔لیکن سلیم شہزاد انکوائری کمیشن نے تو اپنا کام تکمیل کو پہنچایا اور نتیجہ تحقیقات کو شائع کیا یا اسے ’’عدم نتیجہ‘‘ کہنا چاہئے۔

ٹربیونل کی رپورٹ کے مطابق جس خفیہ ایجنسی پر اس ظالمانہ فعل کا الزام تھا نے ایک تحریری بیان تو داخل کیا لیکن سوال جواب کے لئے حاضر ہونے سے انکار کر دیا اور یوں سلیم شہزاد پر ہی بہتان بازی کی گئی۔ایک بہت ہی عجیب وغریب الزام یہ بھی تھا کہ اس نے آئی ایس آئی کے میڈیا ونگ کے افسروں کے ساتھ لنچ کی درخواست کی تھی۔ یہ کمیشن کے ایک رکن کی رائے تھی جو ٹیلیویژن پر نشر کی گئی۔ اب آپ ہی بتائیے کہ اگر یہ سچ ہی تھا تو کیا اس قصور کی بنا پر کسی شخص کو مار مار کر ختم کر دیا جائے۔

کمیشن کے ایک ممبر نے تنقید کا رخ صحافیوں اور انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والوں کی طرف موڑنے کی کوشش کی ہے کہ انہوں نے الزام تو لگائے مگر کوئی شہادت سلیم شہزاد کے قتل سے متعلق پیش نہ کر سکے۔انکوائری کمیشن کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ ایک واقعہ کے حالات و واقعات کا جائزہ لے اور حقائق معلوم کرنے کے لئے خوب کھوج لگائے۔ حتیٰ کہ کچھ اصلاحی تجاویز بھی دے۔جن صحافیوں نے کمیشن کے سامنے بیان دیئے وہ جرم کی تحقیقات کے فن سے ناآشنا تھے۔کسی صحافی سے یہ توقع کرنا کہ وہ ایسی شہادت پیش کرے جو پولیس بھی پیش کرنے میں ناکام رہی زیادتی کی بات ہے۔

مجھ جیسے کئی لوگ غصے اور افسوس سے ابل رہے ہیں کہ ہماری سرزمین پر قاتل کیسے جواب دہی سے آزاد ہیں۔ ہمارے پاس میموگیٹ جیسے مسائل کے لئے تو وافر وسائل ہیں لیکن بنیادی سطح پر انصاف مہیا کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں۔لیکن ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے اور منفی باتیں ہی مدنظر نہیں رکھنی چاہئیں۔

مئی کے ہی مہینہ میں ہم نے سپریم کورٹ کو بلوچستان میں اغوا اور ’’مارو اور پھینک دو‘‘ کی پالیسی پر کام کرتے دیکھا علیحدگی پسند بلوچوں کی طرف سے حکومت کو چیلنج پر حکومتی لوگوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے ہیں۔

مئی کے ہی مہینہ میں ہم نے پی این ایس مہران پر حملہ کر کے بحری جنگ سے متعلق جہاز کو تباہ کرنے والوں اور بحریہ کے ملازموں کو زندگی سے محروم کرنے والوں کو بھی احتساب کی زد میں آتے دیکھا۔ بحریہ کو شاباش کہ اپنے ہی لوگوں کو پکڑا اور شرمسار کیا۔

جونہی پی این ایس مہران پر حملہ کی بات ہوئی تو سلیم شہزاد یاد آ گئے جس نے حملہ کی امکانی لبلبی کے متعلق لکھا یعنی نیوی میں عسکریت پسندوں کے گرفتار ساتھیوں کو چھڑانے میں ناکامی، بہتوں کا خیال ہے کہ صحافی کی یہی کہانی اس کے قتل کا موجب ہوئی۔

انٹیلی جنس اور سیکیورٹی کے ذمہ دار لوگوں کی ناکامی ہمیں ’’ایبٹ آباد کمیشن‘‘ کی یاد دلاتی ہے۔ ہم سب کو اس کی رپورٹ کا شدت سے انتظار ہے۔کیونکہ اگر اس کمیشن نے کماحقہٗ کام کیا تو بہت سے سر لڑھکتے جائیں گے یا کم سے کم ہم یہ توقع کرتے ہیں۔

دنیا میں سب سے زیادہ مطلوب شخص ایک چھاؤنی کے علاقہ میں ایک لمبے عرصے سے آرام وآسائش کی زندگی گزار رہا ہے،صرف یہ خیال ہی انتہائی خوفزدہ کرنے کو بہت ہے خواہ اس میں ہمارے سیکیورٹی نظام کو کوئی دخل تھا یا نہیں۔

یہاں بھی مایوسی کی کوئی بات نہیں،اسامہ بن لادن سے متعلقہ لوگوں کو ہم نے سزا دینا شروع کر دی ہے۔ڈاکٹر شکیل آفریدی کو 33 سال قید کی سزا دے دی گئی ہے۔ دوسرے بھی بچ نہیں پائیں گے۔لیکن ذرا انتظار کیجئے۔آفریدی کی قید کی سزا کا اسامہ بن لادن سے کوئی تعلق نہیں۔

اب یہ میں آپ پر چھوڑتا ہوں کہ پہچانئے منگل باغ کون ہے۔ ڈاکٹر جس نے ناقص ’’بقراطی حلف‘‘ لیا خیال کیا جاتا ہے کہ اس نے مدد کی، لیکن کیسے؟

(روزنامہ ڈان 2 جون 2012ء)

رپورٹ: مکرم ملک طارق محمود صاحب

سپین کے شہر طریفہ میں قرآن کریم کی نمائش

طریفہ سپین کے انتہائی جنوب میں واقع ہے جس کی آبادی 18 ہزار سے زائد ہے۔اس کا نام طارق بن زیاد کے ایک کمانڈر طریف ابو زراح کے نام پر رکھا گیا تھا۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ Guzman el Bueno جس نے مسلمانوں سے طریفہ کو 1292ء میں چھینا تھا اس کے مجسمہ کے پاس ہی ہمیں نمائش کی جگہ ملی۔

جماعت احمدیہ پیدرو آباد سپین کو اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے 21 سے 27 مئی تک طریفہ میں بفضل اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی نمائش کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی۔

3/اپریل کو خاکسار نے دو خدام کے ساتھ جاکر طریفہ کے میئر جناب Juan Andrés Gil سے ملاقات کی اور ان کو جماعت کا تعارف کرایا۔حضرت مسیح موعود کی تصنیف لطیف ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ محترم میئر صاحب کو پیش کی۔ ہم نے ان سے نمائش کی اجازت چاہی۔ جناب میئر نے نہ صرف نمائش کی منظوری دی بلکہ آدھ گھنٹہ سے زائد وقت تک دین حق اور جماعت سے متعلق گفتگو بھی کرتے رہے۔

21 مئی کو ہم نے مقررہ جگہ پہنچ کر نمائش لگائی جو سات دن جاری رہی اس نمائش میں 43 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم رکھے گئے اور 15 مختلف موضوعات پر دینی تعلیمات کے 44 پوسٹرز آویزاں کیے گئے۔

اس نمائش کے دوران طریفہ شہر میں اردو اور عربی زبان میں تقریباً 2000 پمفلٹس تقسیم کرنے کی توفیق بھی ملی۔ مختلف موضوعات پر تیار شدہ ویڈیوز دکھانے کا انتظام کیا گیا جو لوگوں کیلئے کافی دلچسپی کا موجب بنیں۔قرآنی آیات کا ترجمہ پڑھ کر لوگ حیرت کا اظہار بھی کرتے اور دینی تعلیمات کو سراہتے رہے۔ تقریباً 600 افراد نے نمائش دیکھی۔

مقامی ٹیلیویژن Tele Tarifa نے خاکسار کا انٹرویو کیا اور تین منٹ کی خبر چلائی جو اگلے دن نشر مکرر کے طور پر بھی پیش کی گئی۔ ٹی وی کے علاوہ دو اخباروں یعنی Tarifa al Dia اور Europa Sur نے بھی تفصیلی خبریں شائع کیں اور جماعت کے تعارف کے علاوہ دینی تعلیمات کا تعریفی رنگ میں ذکر کیا۔ ایک دینی ویب سائٹ WebIslam.com نے بھی فخر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی۔

اس طرح ایک محدود اندازے کے مطابق تقریباً 2 لاکھ سے زائد افراد تک احمدیت کا پرامن پیغام پہنچا اور دین حق کے بارہ میں غلط فہمیوں کے تدارک کا موقع ملا۔اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے طریفہ کی میونسپل لائبریری میں قرآن کریم کا سپینش اور کتلان ترجمہ اور دس سپینش کتابوں کی دو دو کاپیاں تحفۃً رکھوائیں۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

(1)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ امریکہ

شکاگو میں آمد۔ بیت الجامع اور بیت الصادق کا معائنہ۔ ڈوئی کے شہر زائن میں ورود

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

16 جون 2012ء

آج کا دن جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ میں ایک تاریخ ساز اور انتہائی مبارک دن ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے لئے اپنا دوسرا سفر اختیار فرمایا۔ حضور انور کے اس بابرکت دورہ کا آغاز شکاگو سے ہو رہا ہے اور یہ وہی شہر ہے جہاں 1920ء میں جماعت احمدیہ کا پہلا مشن ہاؤس قائم ہوا اور باقاعدہ جماعت احمدیہ کا آغاز ہوا اور یوں امریکہ کی سرزمین میں احمدیت کی ابتداء شکاگو سے ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 15 جون 2012ء کے خطبہ جمعہ میں اس سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

انشاء اللہ چند ہفتوں کے لئے میں پھر سفر پر جا رہا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ امریکہ اور کینیڈا کے جلسے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔ آمین

لندن سے روانگی

16 جون بروز ہفتہ صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد و خواتین جمع تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی اور ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

قریباً پونے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیتھرو ایئرپورٹ پر پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈز کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ایئرپورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے مکرم امیر صاحب یوکے رفیق احمد حیات صاحب مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یوکے، مکرم وسیم احمد چوہدری صاحب صدر مجلس انصاراللہ، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم مبارک احمد صاحب ظفر (ایڈیشنل وکیل المال لندن)، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص) اور مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ، قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔

حضور انور نے ایئرپورٹ کے اندر جانے سے قبل ان تمام احباب کو از راہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے اور امیگریشن کی معمول کی کارروائی کے بعد جہاز پر سوار ہوئے۔

شکاگو میں آمد

برٹش ایئرویز کی پرواز BA295 ساڑھے بارہ بجے ہیتھرو ایئرپورٹ لندن سے شکاگو (امریکہ) کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد شکاگو کے مقامی وقت کے مطابق دو بجکر بیس منٹ پر جہاز شکاگو کے O,Hare انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔

شکاگو امریکہ کا وقت لندن یوکے سے چھ گھنٹے پیچھے ہے۔

امیر جماعت احمدیہ امریکہ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب اور نائب امیر امریکہ مکرم منعم نعیم صاحب نے جہاز کے دروازہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

چند قدم کے فاصلہ پر مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت امریکہ، مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر جماعت امریکہ اور مکرم امیر صاحب یو ایس اے کی اہلیہ استقبال کے لئے موجود تھیں۔ امیر صاحب کی اہلیہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

جہاز سے ایک خاص پروٹوکول انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایئرپورٹ کے ایک خصوصی لاؤنج میں لایا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے ممبران کو امیگریشن کی معمول کی کارروائی اور فنگر پرنٹس اور چیکنگ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ خصوصی لاؤنج میں ہی جہاں حضور انور تشریف فرما تھے۔ امیگریشن افسر نے آکر چند منٹوں میں ہی تمام پاسپورٹس Stamp کر دیئے۔

سٹی آف شکاگو کے ایئرپورٹ مینیجر نے لاؤنج میں آکر حضور انور کو شکاگو آمد پر خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

کسٹم اینڈ بارڈر پروٹیکشن کے پورٹ ڈائریکٹر بھی حضور انور کو لاؤنج میں ملنے کے لئے آئے اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

مینیجر سپیشل پورٹ کرٹسی (Port Courtsey) بھی لاؤنج میں آئیں اور حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔ علاوہ ازیں، یونائیٹڈ ایئرلائن ٹرمینل نمبر 5 کی مینیجر، برٹش ایئرویز کی ڈیوٹی مینیجر اور مینیجر کسٹم سروسز بھی اس خصوصی لاؤنج میں آئیں اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

ایک احمدی امیگریشن آفیسر کلیم خان صاحب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے آئے اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔

قافلہ کے سامان کے حصول کے لئے بھی ایک خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔ شکاگو سے برٹش ایئرویز کے مینیجر نے لندن ہیتھرو ایئرپورٹ پر یہ خصوصی ہدایت بھجوائی تھی کہ حضور انور کے قافلہ کا سامان ایک ہی کنٹینر میں اکٹھا رکھا جائے اور اسے Priority دی جائے اور شکاگو ایئرپورٹ پر یہ سامان سب سے پہلے اکٹھا موصول ہو۔ شکاگو ایئرپورٹ پر اس کام کے لئے متعین افسر نے یہ سامان خود حاصل کر کے بغیر کسی قسم کی چیکنگ کے گاڑی میں رکھوایا۔ اس طرح صرف پندرہ سے بیس منٹ کے اندر سامان کے حصول کی کارروائی مکمل ہو گئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک خصوصی دروازہ سے ایئرپورٹ سے باہر لایا گیا۔ یہ دروازہ صرف کسی ملک کے سربراہ کے لئے کھولا جاتا ہے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دروازہ سے باہر تشریف لائے تو جماعت احمدیہ یو ایس اے کے عہدیداران مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب، مکرم ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب، مکرم فلاح الدین شمس صاحب، مکرم داؤد احمد حنیف صاحب مربی سلسلہ، مکرم انعام الحق کوثر صاحب مربی سلسلہ، مکرم رانا احسان احمد صاحب، شکاگو ریجن کی جماعتوں کے صدران، نیشنل صدر انصاراللہ، نیشنل صدر خدام الاحمدیہ اور نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

حضور کا قیام

بعد ازاں ایئرپورٹ سے تین بجکر دس منٹ پر روانگی ہوئی اور تین بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر جماعت یو ایس اے کے گھر تشریف آوری ہوئی۔

شکاگو میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش مکرم منعم نعیم صاحب کے گھر پر ہی ہے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام رہائش گاہ پر ہی کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

بیت الجامع کے لئے روانگی

پروگرام کے مطابق سات بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت الجامع کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت الجامع کو بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے شکاگو (Chicago) اور اس علاقہ کے اردگرد کی جماعتوں Zion، Milwaukee، Oshkosh اور St. Louis سے احباب جماعت مرد و زن، بچے بچیاں، جوان بوڑھے بڑی تعداد میں بیت کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ بعض تو بہت لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے اور اپنے پیارے آقا کے چہرہ مبارک پر پہلی نظر ڈالنے کے لئے بیتاب تھے۔ بچوں اور بچیوں نے رنگ برنگے خوبصورت کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

ان احباب اور خاندانوں میں سے ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے قریب سے دیکھنا تھا۔ ان کا لمحہ لمحہ بیتابی سے گزر رہا تھا۔ آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی جونہی بیرونی گیٹ سے داخل ہوئی۔ بیت کی فضا نعروں سے گونج اٹھی۔ ہر طرف سے خوشی و مسرت سے ہاتھ بلند تھے اور السلام علیکم حضور! کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ ایک طرف افریقن امریکن احباب اپنے روایتی انداز میں کلمہ طیبہ کا ورد کر رہے تھے۔ تو دوسری طرف بچے استقبالیہ گیت پیش کر رہے تھے۔ دوسری طرف کچھ فاصلے پر خواتین کا ہجوم تھا جو شرف زیارت کی سعادت سے فیضیاب ہو رہا تھا۔ بچیاں کورس کی صورت میں خیر مقدمی دعائیہ نظمیں پیش کر رہی تھیں۔ ایک ایسی خوشی کا سماں تھا جو بیان نہیں کی جا سکتی۔ حضور انور اپنے ان عشاق کو دیکھ رہے تھے اور ان عشاق کی

نظریں اپنے آقا کے چہرہ پر مرکوز تھیں اور بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔

حضور انور ان احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں اور السلام علیکم کا جواب دیتے۔

بیت کا معائنہ

بعدازاں حضور انور بیت کی عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور بیت سے ملحقہ حصوں اور دفاتر اور لائبریری کا معائنہ فرمایا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب یو ایس اے ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی۔

بعدازاں آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الجامع میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

بیت الجامع کا تعارف

شکاگو کی اس مرکزی بیت الجامع کا مجموعی رقبہ پانچ ایکڑ ہے، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس بیت کا سنگ بنیاد اپنے دورہ امریکہ کے دوران 1997ء میں رکھا تھا۔ اس بیت کی تعمیر تین ملین ڈالرز سے مکمل ہوئی۔ نماز کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہال ہیں جن میں بارہ صد سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ Multi-Purpose ہال ہیں۔ بچوں کا کمرہ علیحدہ ہے۔ اس کے علاوہ دس آفس اور کانفرنس روم ہیں۔ تعمیر شدہ حصہ کا رقبہ 21 ہزار مربع فٹ ہے۔ بیت کے پارکنگ ایریا میں 100 کاروں کی پارکنگ کی گنجائش موجود ہے۔

فروری 2004ء میں اس بیت کی تعمیر مکمل ہوئی اور 25/اپریل 2004ء کو مکرم امیر صاحب یو ایس اے نے اس کا افتتاح فرمایا۔

امریکہ مشن کا آغاز

جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ میں سال 1920ء کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے جب حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر لندن سے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب پہلے مربی کے طور پر 15 فروری 1920ء کو امریکہ کی بندرگاہ فلاڈلفیا پر اترے۔ لیکن آپ کو ملک کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ دی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ آپ جس جہاز سے آئے ہیں اسی میں واپس چلے جائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اس فیصلہ کے خلاف محکمہ آبادکاری (واشنگٹن) میں اپیل کی۔ اس پر آپ کو سمندر کے کنارے ایک مکان میں قید کر دیا گیا۔ اس مکان سے باہر جانے کی ممانعت تھی مگر چھت پر ٹہل سکتے تھے۔ اس کا دروازہ دن میں صرف دو مرتبہ کھلتا تھا۔

اس مکان میں مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگ بھی نظر بند تھے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے ساتھی قیدیوں کو دعوت الی اللہ کرنا شروع کر دی۔ جس کے نتیجہ میں دو ماہ کے اندر 19 باشندوں نے بیعت کر لی۔

امریکہ کی سرزمین پر بیعت کرنے والے پہلے احمدی کا نام Mr. R.I. Rochford تھا۔ اس کے علاوہ دیگر بیعت کرنے والوں کا تعلق Jamaica، برٹش گیانا، پولینڈ، رشیا، جرمنی، Azores، بیلجیئم، پرتگال، اٹلی اور فرانس سے تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو جب یہ اطلاع ملی کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ میں قید کر دیا گیا ہے تو آپ نے امریکی حکومت کے اس رویہ پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت تک اس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں وہ ہرگز شکست نہیں دے سکتا۔ کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم امریکہ کے اردگرد کے علاقوں میں ...... کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو...... بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن (کلمہ طیبہ) کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی"۔

مئی 1920ء میں امریکی حکومت کی طرف سے حضرت مفتی صاحب پر سے پابندی اٹھالی گئی۔ جس کی فوری وجہ یہ بنی کہ ایسا نہ ہو کہ آپ نظر بند تمام قیدیوں کو (احمدی) بنالیں۔ چنانچہ حکام نے آپ کے امریکہ میں داخل ہونے کا فیصلہ کر دیا۔

مشن ہاؤس کا قیام

اکتوبر 1920ء میں حضرت مفتی صاحب شکاگو (Chicago) منتقل ہوئے اور وہاں ایک مکان لے کر جماعت کے پہلے مشن ہاؤس کا قیام کیا۔ یہ مکان بطور مشن ہاؤس، رہائش اور بطور بیت استعمال ہوتا تھا۔ جولائی 1921ء میں آپ نے اسی مشن ہاؤس سے جماعت امریکہ کے پہلے رسالہ Muslim Sunrise کا اجراء کیا۔ یہ رسالہ آج بھی باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے امریکہ میں شہر شہر، بستی بستی احمدی آباد ہیں اور بڑی مستحکم، منظّم اور فعال جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز کی وسیع و عریض عمارتوں کا جال بچھا ہوا ہے اور ہر سال تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکاگو کی سرزمین سے شروع ہونے والا یہ دورہ انتہائی غیر معمولی برکتوں اور کامیابیوں کا حامل دورہ ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سرزمین سے ایک دفعہ پھر جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات اور فتوحات کے نئے باب کھلنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ ترقیات کی نئی شاہراہوں پر قدم رکھنے والی ہے اور یہی تقدیر الٰہی ہے جو ظاہر ہو رہی ہے۔

17 جون 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

بیت صادق کے لئے روانگی

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ آج پروگرام کے مطابق پہلے بیت صادق اور پھر وہاں سے Zion شہر کے لئے روانگی تھی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور بیت صادق کے لئے روانگی ہوئی۔

دس بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت صادق تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت نے غیر معمولی جوش اور ولولہ کے ساتھ نعرے بلند کئے۔ افریقن امریکن لوگوں نے اپنے خاص انداز میں کلمہ پڑھا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کئے۔

بیت صادق کا معائنہ

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت شکاگو ایسٹ مکرم عبدالکریم صاحب اور مربی سلسلہ شکاگو ریجن مکرم انعام الحق کوثر صاحب نے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ یہاں احباب میں ایک خاص ولولہ اور جوش تھا اور بڑے جذباتی مناظر تھے۔ کیونکہ یہ وہ جگہ تھی جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے 1921ء میں جماعت امریکہ کے پہلے مشن ہاؤس، سنٹر کے طور پر خریدی تھی اور اسی جگہ سے امریکہ میں باقاعدہ جماعت کے قیام کا آغاز ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت صادق اور اس سے ملحقہ دفاتر اور لائبریری کا معائنہ فرمایا۔ لائبریری کے معائنہ کے دوران صدر صاحب جماعت نے بتایا کہ ہماری لائبریری میں 1906ء سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے اصل شمارے موجود ہیں اور باقاعدہ سال وائز جلد بندی کر کے ترتیب سے رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح بعض اور بھی پرانی کتب موجود ہیں۔

ایک دیوار پر ایک چارٹ کی شکل میں اس مشن ہاؤس اور پھر بیت صادق میں تبدیلی کے مختلف ادوار دکھائے گئے تھے اور ساتھ ہی ابتدائی سالوں میں احمدیت قبول کرنے والے مقامی امریکن احباب کی تصاویر تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مربی سلسلہ انعام الحق کوثر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ ان پرانے احمدیوں کے خاندانوں کا پتہ کروائیں۔ ان کی نسلیں کہیں آباد تو ہوں گی۔ آجکل تو سسٹم، نظام ایسا ہے کہ پتہ لگوایا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے بیت صادق کے وزٹ کے بعد دعا کروائی اور پھر کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

بیت صادق کی تاریخ

بیت صادق کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ 1921ء میں جب حضرت مفتی محمد صادق صاحب شکاگو پہنچے تو آپ نے شکاگو شہر کے جنوب میں برانزویل (Bronzeville) کے محلے میں ساؤتھ واباش سٹریٹ (South Wabash St.) پر ایک چھوٹی رہائش گاہ خریدی۔ یہ جگہ ہندوستان کے رہنے والے احمدیوں اور افریقن امریکن نومبائع احمدیوں کی مالی قربانی سے خریدی گئی اور یہ مکان جماعت احمدیہ یو ایس اے کے پہلے سنٹر، ہیڈکوارٹر کے طور پر استعمال ہوا۔ اس عمارت کی چھت پر ایک لکڑی کا گنبد بنوایا گیا۔ یہ بیت اس وقت واباش بیت (Wabash....) کہلاتی تھی۔

1923ء میں حضرت مولوی محمد دین صاحب، ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب اور صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی شکاگو میں قیام پذیر رہے اور اسی بیت کو، سنٹر کو 1950ء تک جماعت امریکہ کے ہیڈکوارٹر کے طور پر استعمال کیا گیا۔

1980ء کی دہائی میں اس سنٹر سے ملحقہ دو پلاٹ جماعت نے خریدے۔ 1988ء میں یہاں باقاعدہ بیت کی تعمیر کی پلاننگ شروع ہوئی اور شہری انتظامیہ نے بیت کے تعمیر کے پلان کی منظوری دے دی۔

بیت کی تعمیر 1992ء میں شروع ہوئی اور 1994ء میں مکمل ہوئی۔ اس نئی بیت کا باقاعدہ افتتاح 23/اکتوبر 1994ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے دورہ امریکہ کے دوران فرمایا۔ اس جگہ کا نام بیت الصادق بہت لمبے عرصے سے استعمال ہوتا رہا اس لئے حضور نے اس بیت کا یہی نام رکھا۔

زائن میں آمد

اس بیت کے وزٹ کے بعد گیارہ بجے یہاں سے شہر Zion کے لئے روانگی ہوئی۔ شکاگو سے Zion کا فاصلہ تقریباً پچاس میل ہے۔ بارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احمدیہ مشن ہاؤس Zion میں تشریف آوری ہوئی۔ احباب جماعت زائن نے بڑا پُرجوش استقبال کیا یہاں کی جماعت کی ایک بڑی تعداد افریقن امریکن احباب پر مشتمل ہے۔ احباب نے بڑے والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے۔ اھلاً وسھلاً و مرحباً اور انی معک یا مسرور کے کلمات ان کی دل کی گہرائیوں سے نکل رہے تھے۔ حضور انور کی آمد پر فدا ہوئے جاتے تھے۔ ان لوگوں میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کو اپنے اتنا قریب دیکھا تھا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت Zion مکرم حسن حکیم صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے عشاق کے پاس سے گزرتے ہوئے مشن ہاؤس میں تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

Zion شہر کی اس وقت آبادی 24 ہزار کے لگ بھگ ہے یہ وہی شہر ہے جو جان الیگزینڈر ڈوئی نے 1900ء کے آغاز میں آباد کیا تھا اور پھر یہ شخص حضرت اقدس مسیح موعود کی عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق اپنے عبرتناک انجام کو پہنچا۔ یہاں قارئین کے لئے اور خصوصاً نوجوان نسل کے لئے اختصار کے ساتھ اس پیشگوئی کا ذکر کیا جاتا ہے۔

پیشگوئی دربارہ ڈوئی

ڈاکٹر ڈوئی 25 مئی 1847ء کو سکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا۔ 1860ء میں آسٹریلیا آ گیا۔ 1872ء میں اس نے پادری کا پیشہ اختیار کرلیا۔ 1888ء میں امریکہ چلا گیا اور 1896ء میں ایک فرقہ کرسچئن کیتھولک کی بنیاد رکھی۔ 1900ء اور 1901ء میں جب اس کو غیر معمولی شہرت ملی تو اس نے پیغمبر ہونے کا دعویٰ بھی کردیا اور یہ اعلان کیا کہ میں تمہیں جو کچھ کہوں گا تمہیں اس کی تعمیل کرنی ہوگی کیونکہ میں خدا کے وعدے کے مطابق پیغمبر ہوں۔

اس نے جلد ہی Lake Michigan کے کنارے ایک ساڑھے چھ ہزار ایکڑ کا قطعہ لے کر اس پر ایک نیا شہر Zion کے نام سے آباد کرنا شروع کیا اور آہستہ آہستہ ڈاکٹر ڈوئی کو اس شہر کے حاکم کی حیثیت حاصل ہوگئی۔ اس نے بڑے بڑے کارخانے اور پرنٹنگ پریس جاری کئے اور اس کی شہرت سارے امریکہ میں پھیلنے لگی۔

پھر ایک وقت ایسا آیا کہ اس نے اپنی طاقت اور شہرت کے زعم میں آنحضرت ﷺ اور دین کے خلاف نہایت گستاخانہ زبان استعمال کی۔

ڈاکٹر ڈوئی کی اس بدزبانی کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے الفاظ میں یوں فرمایا:

”واضح ہو کہ یہ شخص جس کا نام عنوان میں درج ہے (دین) کا سخت درجہ پر دشمن تھا اور علاوہ اس کے اس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا اور حضرت سیدالنبیین واصدق الصادقین وخیر المرسلین امام الطیبین جناب تقدس مآب محمد مصطفیٰ ﷺ کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا اور اپنی خباثت سے گندی گالیاں اور فحش کلمات سے آنجناب کو یاد کرتا تھا۔ غرض بغض دین متین کی وجہ سے اس کے اندر سخت ناپاک خصلتیں موجود تھیں اور جیسا کہ خنزیروں کے آگے موتیوں کا کچھ قدر نہیں ایسا ہی وہ توحید (دین) کو بہت ہی حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اس کا استیصال چاہتا تھا اور حضرت عیسیٰ کو خدا جانتا تھا اور تثلیث کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے اتنا جوش رکھتا تھا کہ میں نے باوجود اس کے کہ صدہا کتابیں پادریوں کی دیکھیں مگر ایسا جوش کسی میں نہ پایا“۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 505)

پھر ڈوئی نے یہ اعلان کیا۔ (دین) کو ضرور نابود ہونا ہے۔ محمڈن ازم کو ضرور تباہ ہونا ہے۔ آج مشرق کے نظاموں میں سے محمڈن ازم بھی ایک نظام ہے۔ Zion کے لئے انسانیت پر اس ناپاک داغ کو تباہ کرنا ضروری ہے۔ اس لعنتی پرچم کو یروشلم کے بلند میناروں سے ضرور نیچے گرنا ہے۔ خدا مجھے توفیق دے کہ قبل اس کے کہ دیر ہو جائے میں (دین) کو اس کے دروازے پر تباہ کردوں۔

ڈوئی کو چیلنج

جب ڈوئی نے مسیح کی خدائی کا شدت سے اظہار کیا۔ دعویٰ رسالت کیا آنحضرت ﷺ کے خلاف توہین آمیز کلمات استعمال کئے اور دین کے نابود ہونے کی پیشگوئی کی تو حضرت اقدس مسیح موعود نے دین کے نمائندہ کے طور پر اسے للکارا اور ستمبر 1902ء کے ریویو آف ریلیجنز میں اس کے نام 13 صفحات کا ایک مضمون شائع کیا۔ آپ نے اسے چیلنج کرتے ہوئے لکھا:

”ملک امریکہ میں یسوع مسیح کا ایک سوسال پیدا ہوا ہے جس کا نام ڈوئی ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ یسوع مسیح نے بحیثیت خدا زمین میں اس کو بھیجا ہے کہ سب کو اس بات کی طرف کھینچے کہ بجز مسیح کے کوئی اور خدا نہیں …… یہ شخص جو یسوع مسیح کو خدا بتاتا اور اپنے آپ کو اس کا رسول بتاتا ہے اور بار بار اپنے اخبار میں لکھتا ہے کہ اس کے خدا یسوع مسیح نے اس کو خبر دی ہے کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائیں گے جو یسوع مسیح کی خدائی اور اس (ڈوئی) کی رسالت پر ایمان نہیں لاتے …… ہم ڈوئی کو پیغام دیتے ہیں کہ اس کو تمام مسلمانوں کو مارنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر مسلمان مریم کے بیٹے کو خدا نہیں مانتے تو اس میں ان کا کوئی قصور نہیں۔ اس بات کا ثبوت ہی کیا ہے؟ اور وہ غریب مریم کے عاجز بیٹے کو خدا کیوں مان لیں؟ بالخصوص اس زمانہ میں جبکہ ڈوئی کے خدا کی قبر اس ملک میں موجود ہے اور اس میں وہ مسیح موعود بھی موجود ہے جو چھٹے ہزار کے قریب اور ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوا جس کے ہاتھ بہت سے نشان ظہور میں آئے۔ اس مقدمہ میں کروڑوں مسلمانوں کے مارے جانے کی کیا حاجت ہے؟ ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا اندازہ ہو جائے گا کہ آیا ڈوئی کا خدا سچا ہے یا ہمارا؟ وہ بات یہ ہے کہ ڈوئی صاحب تمام …… کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ سناویں بلکہ ان میں سے صرف مجھے اپنے پیش نظر رکھ کے دعا کرے کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ڈوئی کے اس باہمت مقابلہ سے تمام عیسائیوں کے لئے حق کی شناخت کے لئے ایک راہ نکل آئے گی۔ لیکن اگر اس نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا یا اپنے لاف و گزاف کے مطابق دعا کردی اور دنیا سے میری وفات سے قبل اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا اور ایسی موت کا ذریعہ کوئی ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اس میں انسانی ہاتھ کا دخل ہو، تاہم یہ کسی بیماری یا بجلی گرنے یا سانپ کاٹنے وغیرہ کے باعث ہوسکتی ہے۔ ہم اس کے جواب کے لئے ڈوئی کو اس اعلان کے شائع ہونے سے تین ماہ تک کی مہلت دیتے ہیں اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ سچے کے ساتھ ہو۔ آمین

مرزا غلام احمد، رئیس قادیان، انڈیا“

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ستمبر 1902ء)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود نے 1903ء میں اپنے ایک مضمون میں ڈوئی کی عمر اور صحت کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

”میری طرف سے 23/اگست 1903ء کو ڈوئی کے مقابل پر انگریزی میں یہ اشتہار شائع ہوا تھا جس میں یہ فقرہ ہے کہ میں عمر میں ستر 70 برس کے قریب ہوں اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے پچاس 50 برس کا جوان ہے لیکن میں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ بھی پروا نہیں کی کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا بلکہ خدا جو احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کرے گا اور اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا۔ تب بھی یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے۔ اب میں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر اور کامل خدا! جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے اور ظاہر ہوتا رہے گا یہ فیصلہ جلد کر اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کردے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ اپنی وحی سے تو نے مجھے وعدہ دیا ہے وہ وعدہ ضرور پورا ہوگا اے قادر خدا میری دعا سن لے۔ تمام طاقتیں تجھ کو ہیں۔

(اشتہار 23/اگست 1903ء بزبان انگریزی حقیقۃ الوحی)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا:

مسٹر ڈوئی اگر میری طرف سے دعوت مباہلہ قبول کرلے گا اور صراحۃً یا اشارۃً میرے مقابلہ میں کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑے دکھ کے ساتھ دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔

چنانچہ امریکہ کے اخبارات نے حضرت اقدس مسیح موعود کے اس چیلنج کو اور مباہلہ کو کثرت کے ساتھ شائع کیا۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود خود بیان فرماتے ہیں۔

یہ خدا کا فضل ہے کہ باوجودیکہ ایڈیٹران اخبارات امریکہ عیسائی تھے اور (دین) کے مخالف تھے تاہم انہوں نے نہایت مدّ و شدّ سے میرے مضمون مباہلہ کو ایسی کثرت سے شائع کردیا کہ امریکہ اور یورپ میں اس کی دھوم مچ گئی اور ہندوستان تک اس مباہلہ کی خبر ہوگئی۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے اس چیلنج اور مباہلہ کے جواب میں بالآخر 27 دسمبر 1903ء کو ڈاکٹر ڈوئی نے اپنے رسالہ Leaves of Healing میں لکھا۔

ہندوستان میں ایک بیوقوف محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ مسیح یسوع کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو کیوں اس شخص کا جواب نہیں دیتا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان کیڑے مکوڑوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں اپنا پاؤں ان پر رکھوں تو ایک دم میں ان کو کچل سکتا ہوں۔ مگر میں ان کو حق دیتا ہوں کہ میرے سامنے سے دور چلے جائیں اور کچھ دن اور زندہ رہ لیں۔

ڈوئی کی ذلت

آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر ظاہر ہوئی اور اس دشمن کی پکڑ کا وقت آ گیا۔ دسمبر 1903ء میں اس پر فالج کا شدید حملہ ہوا اور یہ بالکل ہی لاچار ہوگیا اور اپنے کام نائبین کے حوالے کرکے ایک جزیرہ میں جا کر رہائش اختیار کرلی۔ اس دوران اس کے مریدوں کو شک ہوگیا کہ اس کا سب کاروبار ایک دھوکہ تھا وہ جو دوسروں کو کہتا تھا کہ وہ انہیں ٹھیک کرتا ہے تو وہ خود کیوں ایسا بیمار ہوگیا۔ اس کے مریدوں نے اس کے کمروں کی تلاشی لی تو اس میں شراب کی بہت سی بوتلیں نکلیں۔ اس کی بیوی اور لڑکے نے گواہی دی کہ وہ چھپ کر شراب پیا کرتا تھا (جبکہ اس نے Zion شہر میں شراب اور سگریٹ نوشی ممنوع قرار دی ہوئی تھی)

اس پر اس کے مریدوں کی طرف سے اس کو

پیغام دیا گیا کہ ''تمام جماعت بالاتفاق تمہاری فضول خرچی، ریاکاری، غلط بیانی، مبالغہ آمیز کلام، لوگوں کے مال کے ناجائز استعمال اور غصب پر سخت اعتراض کرتی ہے۔ اس واسطے تمہیں تمہارے عہدے سے معطل کیا جاتا ہے''۔

اس کی ذلت وخواری اس حد تک بڑھی کہ اس کے ایک لاکھ سے زیادہ مریدوں میں سے صرف دوسو کے قریب ہی باقی رہ گئے۔ بیماری کی تکلیف اس حد تک بڑھی کہ یہ پاگل ہوگیا۔ اس کی اخلاقی گراوٹ کو دیکھتے ہوئے اس کی بیوی نے اس سے علیحدگی لے لی اور اسی دور میں اس کی اکلوتی بیٹی فوت ہوگئی۔ بیوی اور بیٹا دونوں ہی طلاق کی وجہ سے علیحدہ ہو گئے اور اس کا سارا گھر ہی برباد ہو گیا۔ اس کے آخری ایام انتہائی اذیت ناک تھے۔ اس کے بیمار لاچار وجود کو کوئی بھی سہارا دینے والا نہ تھا۔ ہر وقت بستر پر ہی رہتا۔ خود حرکت نہ کرسکتا تھا۔ اس بات کو ترستا کہ اس کے نوکر آکر اس کو دوسری طرف پلٹ کرلٹائیں۔ آخرکار یہ شخص انتہائی ذلت، دکھ کے ساتھ جب اس کا کوئی بھی پُرسان حال نہ رہا تو 9 مارچ 1907ء کو اس جہاں سے رخصت ہوا۔ اس کی موت کے وقت اس کے پاس صرف چار آدمی تھے اور اس کی پونجی کل تیس روپے کے قریب تھی۔

ڈوئی کے اس عبرتناک انجام پر نیویارک کے اخبار The Truth Seeker نے اپنی 15 جون 1907ء کی اشاعت میں لکھا:

محمدی مسیح کے لئے ڈوئی کو اس مقابلہ کا چیلنج کرنا ایک پُرخطر اقدام تھا کیونکہ چیلنج کرنے والا عمر میں 15 سال بڑا تھا اور ایسے ملک میں جو طاعون اور تعصب کا گھر ہو اس کے زندہ رہنے کے امکانات بہت کم تھے مگر آخر وہی جیتا۔

امریکہ کے ایک اخبار Boston Herald نے اپنے 23 جون 1907ء کے ایڈیشن میں ایک پورا صفحہ حضرت اقدس مسیح موعود کی پیشگوئی کی تفصیل پر شائع کیا اور ساتھ حضرت مسیح موعود کی فوٹو دے کر یہ عنوان دیا۔

"Great is Mirza Ghulam Ahmad the Messiah foretold pathetic end of Dowie."

یعنی مسیح مرزا غلام احمد ایک عظیم انسان ہے جس نے ڈوئی کے عبرتناک انجام کے بارہ میں پیشگوئی کی تھی۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے اس نشان کو اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں درج ذیل عنوان کے تحت درج فرمایا ہے۔

فتح عظیم۔ ڈاکٹر جان الیگزینڈر

ڈوئی امریکہ جھوٹا نبی، میری پیشگوئی کے مطابق مرگیا

ڈوئی کے اس عبرتناک انجام کا ذکر امریکہ کے سینکڑوں اخبارات میں ہوا۔ آج Zion شہر میں کوئی فرد بھی اس کو اس کے دعویٰ کے ساتھ نہ جانتا ہے اور نہ ایمان رکھتا ہے۔ اس کا نام کلیۃً مٹ چکا ہے جس قبرستان میں دفن ہے وہ قبرستان متروک ہو چکا ہے اور کوئی اس کا والی وارث نہیں ہے۔ ڈوئی کی نسل کا بھی نام ونشان نہیں ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

آج حضرت اقدس مسیح موعود کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ دوصد ممالک میں آپ کے ماننے والے موجود ہیں اور جماعت احمدیہ دنیا کے ہر ملک میں عظیم الشان ترقیات اور کامیابیاں حاصل کررہی ہے اور ہر آنے والا دن نئے انقلاب کی نوید لے کر آتا ہے۔

آج ڈوئی کے اس Zion شہر میں ہی اس کا اپنا نام اور وجود ہمیشہ کے لئے مٹ چکا ہے لیکن جماعت احمدیہ منظّم اور مستحکم ہورہی ہے اور پھل پھول رہی ہے۔ یہاں دن رات آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا جاتا ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود کا نام بڑی عزت واحترام سے لیا جاتا ہے اور آپ پر سلام بھیجا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ وہی شہر ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عظیم عطا فرمائی تھی۔

ملاقاتیں

آج اسی شہر Zion کی جماعت نے اپنے پیارے آقا کا بڑا والہانہ استقبال کیا اور پھر یہاں کے ہر ایک خاندان نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے تین بجے تک جاری رہا اور مجموعی طور پر قریباً 30 فیملیز کے یکصد سے زائد ممبران نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ اور بڑی عمر کے سکول کالج جانے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

ڈوئی کا گھر اور قبر

جماعتی انتظامیہ نے یہ پروگرام بنایا تھا کہ شکاگو واپس جاتے ہوئے Zion شہر کے اس حصہ سے گزرا جائے جہاں ڈوئی (Dowie) کا گھر ہے اور وہ قبرستان واقع ہے جہاں یہ دفن ہے نیز اس کا چرچ ہے جو بعد میں نئے سرے سے تعمیر کیا گیا۔

ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد تین بجکر پچیس منٹ پر جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس شکاگو جانے کے لئے روانہ ہوئے تو پروگرام کے مطابق یہی راستہ اختیار کیا گیا۔ راستہ کے ایک طرف ڈوئی کا گھر تھا۔ جبکہ دوسری طرف قدرے کچھ فاصلہ پر وہ قبرستان تھا جہاں یہ دفن ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف نہیں لائے اور گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہی دریافت فرمایا کہ اس کی قبر کہاں ہے۔ جس پر منتظمین نے بتایا کہ جو ایک کمرہ نظر آرہا ہے اس کے بالکل سامنے ہے اور ساتھ اس کے خاندان کی دوتین قبریں ہیں۔ اس کے بعد اس راستہ سے گزرے جہاں اس کا چرچ تھا جو اس نے 1903ء میں بنایا تھا۔ پھر 1924ء میں اس چرچ کو دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ 1937ء میں یہ چرچ آگ میں جل کر خاکستر ہوگیا۔ اس کے بعد اسے نئے سرے سے ایک کشتی کی شکل میں تعمیر کیا گیا ہے اور کشتی کی ایسی شکل بنائی گئی ہے جیسے وہ الٹی ہوئی ہو یا ڈوب رہی ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے ڈوئی کے بارہ میں جو پیشگوئی فرمائی تھی اس میں یہ الفاظ بھی تھے۔

اغرقت سفینۃ الاذل۔ ذلیل ترین انسان کی کشتی غرق ہوگئی۔ چنانچہ اس کے مرنے کے 30 سال بعد اس کے چرچ کی جب نئی تعمیر ہوئی تو وہ اس کشتی کی شکل میں ہوئی جو پانی میں الٹی ہوکر ڈوب رہی ہو۔

شکاگو واپسی

قریباً ایک گھنٹہ پندرہ منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شکاگو تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیت الجامع میں آمد

چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت الجامع کے لئے روانگی ہوئی۔ چھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الجامع میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شکاگو سے تعلق رکھنے والی 64 فیملیز کے 412 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان فیملیز میں سے ایک بہت بڑی تعداد ان خاندانوں کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پا رہی تھیں۔ جب یہ ملاقات کر کے باہر آئیں تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوتیں۔ یہ ان کی زندگی میں ایک ایسا لمحہ تھا جو ان کی ساری زندگی پر حاوی تھا۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج شکاگو میں بسنے والے احمدیوں کے لئے ایک عید کا دن تھا کہ ہر خاندان کو چند گھڑیاں اپنے آقا کے قرب میں گزارنے کا موقع مل رہا تھا۔ ہر ایک اپنے اپنے حصہ کی برکتیں پا رہا تھا اور خوشی سے معمور تھا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات دس بجکر بیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہو کر گیارہ بجکر دس منٹ پر اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بھی اپنی رہائش گاہ سے جماعتی سنٹر بیت الجامع تشریف لاتے ہیں تو پولیس کی ایک گاڑی بیت کے بیرونی گیٹ پر ڈیوٹی پر موجود ہوتی ہے اور حضور انور کی آمد پر راستہ کلیئر کرواتی ہے۔ جب حضور انور واپس تشریف لے جاتے ہیں تو قافلہ کو روانہ کرنے تک پولیس کی یہ گاڑی اپنی ڈیوٹی پر موجود رہتی ہے۔

میری نوکری کرلو

محترم چوہدری محمد مالک صاحب چدھڑ جنہوں نے 28 مئی 2010ء کو راہ مولیٰ میں جان کا نذرانہ پیش کیا ان کے صاحبزادے داؤد احمد صاحب بتاتے ہیں کہ جب میں نے ایم اے اکنامکس پاس کیا والد صاحب سے ملازمت کی اجازت چاہی تو انہوں نے جواب دیا کہ میری نوکری کرلو۔ میں نے کہا وہ کیا ہے تو انہوں نے کہا تم باقاعدہ دفتر کی طرح تیار ہوکر صبح نو بجے آنا درمیان میں وقفہ بھی ہوگا اور شام پانچ بجے چھٹی ہوجایا کرے گی اور یہاں میز پر بیٹھ جاؤ اور حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھا کرو اور اپنی نوکری سے جتنی تنخواہ ملنے کی تمہیں امید ہے اتنی تنخواہ میں تمہیں دیدیا کروں گا تو کتابیں پڑھانے کے بعد اس نوکری سے فارغ کیا تو بچپن سے لے کر شادی تک بچوں کی اس طرح تربیت کی۔ نداء کے وقت سب بچوں کے دروازے کھٹکھٹاتے جب تک انہیں اٹھا نہیں لیتے تھے چھوڑتے نہیں تھے اور پھر وضو کروا کر گھر میں باقاعدہ نماز ہوتی۔ بچوں کی تربیت کے لئے انہیں کبھی نہیں مارا اور لڑکے کہتے ہیں ہمیں بھی یہی فلسفہ سمجھاتے کہ بچوں کے لئے دعا کرنی چاہئے یہی ان کی ہمدردی ہے اور مار پیٹ سے تربیت نہیں ہوتی کہتے ہیں جب بھی رات کو میری آنکھ کھلتی میں رو رو کر انہیں اپنی اولاد کے لئے دعائیں ہی کرتے دیکھتا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 8 نومبر 2010ء صفحہ 6)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تحریک جدید کا دائرہ کار

دین حق کی اشاعت کیلئے تحریک جدید کا دائرہ کار زمین کے کناروں تک ممتد ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود کے الہامات سے واضح ہے۔

''میں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔''

مخلصین جماعت کو چاہئے کہ اس عالم گیر مہم کیلئے اس کے دائرہ کار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے پیارے امام کے حضور اپنی مالی قربانیاں پیش کرنے کا اہتمام کیا کریں جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''غرض ہمارا اشاعت (دین حق) کا کام ہر روز بڑھے گا اور اخراجات بھی بڑھیں گے جو آپ کو بہرحال برداشت کرنے پڑیں گے۔''

(سبیل الرشاد صفحہ :210)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقت کے تقاضے کے مطابق مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ولادت

مکرم فلاح الدین صاحب مربی سلسلہ رچنا ٹاؤن شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تبارک تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری ہمشیرہ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم شمیم احمد ملک صاحب کینیڈا کو مورخہ 6جون 2012ء کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت منیب احمد ملک نام عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے نومولود مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد ملک صاحب یو کے کا پوتا اور مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم محمود علی صاحب مرحوم لاہور کا نواسا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نومولود کو صحت وتندرستی والی زندگی عطا کرے، نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم ارسلان احمد بٹ صاحب کارکن شعبہ اشاعت ایوان محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کی بھابھی مکرمہ ثمرین بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم زاہد احمد بٹ صاحب U.K کو مورخہ 16جون 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا نے ازراہ شفقت بچے کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں منظور فرمایا اور بچے کا نام رضوان احمد معاذ عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر ضیاء اللہ خورشید صاحب ساکن دارالرحمت غربی ربوہ اور خاکسار کی والدہ صاحبہ جو حضرت حبیب دین بٹ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی ہیں کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر کرے، ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور بنی نوع انسان کیلئے مفید وجود بنائے۔ نیز احمدیت اور دین حق کی خدمت کرنے والا وجود بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم سیف علی شاہد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع میرپور خاص تحریر کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خاکسار کے بھتیجے مکرم فاروق علی صاحب آف Rosbach جرمنی ابن مکرم عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ثمر اقبال صاحبہ بنت مکرم مظہر اقبال صاحب آف Betzdrof جرمنی مورخہ 4جون 2012ء کو بیت السبوح جرمنی میں مبلغ سات ہزار پانچ سو یورو حق مہر پر فرمایا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائی۔ دلہا مکرم مولوی رستم علی صاحب مرحوم آف کنری ضلع تھرپارکر کا پوتا اور مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی کا بھتیجا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس رشتہ کو فریقین اور جماعت کیلئے ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

ربوہ میں بجلی کی شدید آنکھ مچولی

شدید گرمی اور حبس میں ربوہ میں بدترین غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کا دورانیہ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ بجلی قریباً نہ ہونے کے برابر ہے اور جتنی دیر آتی ہے وہ بھی بار بار ٹرپنگ اور وولٹیج کی کمی کے ساتھ نقصان کا باعث بن رہی ہے۔ عوام نے حکام سے اپیل کی ہے کہ اس طرف توجہ کرکے عوام کیلئے ریلیف کا بندوبست کریں۔

سیکرٹریان تعلیم اضلاع متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیکرٹریان تعلیم کی سالانہ میٹنگ 13 مئی 2012ء کو ہوئی تھی۔ خدا کے فضل سے میٹنگ بہت کامیاب رہی آپ میٹنگ پر تشریف لائے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 5دسمبر 2003ء میں فرمایا:۔

''سیکرٹری تعلیم کا یہ کام ہے کہ اپنی جماعت کے ایسے بچوں کی فہرست بنائے جو پڑھ رہے ہیں۔''

آپ کو فارم دیئے گئے تھے۔ ضلع کی تمام جماعتوں کے جملہ طلباء/ طالبات کے کوائف اکٹھے کریں۔ امید ہے یہ کام شروع ہوگیا ہوگا۔

حضور مزید فرماتے ہیں:۔

''ایسے بچوں کی فہرست بنائیں جو سکول جانے کی عمر میں ہیں اور سکول نہیں جارہے۔''

اس پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہر جماعت کا تفصیلی دورہ ضروری ہے اور جن طلباء/ طالبات نے جنوری 2009ء سے تاحال ایف اے نہیں کیا اور کوئی کام بھی نہیں کررہے ان کے کوائف پر فارمہ پر تحریر کرکے مرکز بھجوائیں اور ان کو قائل کریں کہ وہ کم از کم ایف اے تک ضرور تعلیم حاصل کریں۔ اللہ کرے وہ مان جائیں اگر مان جاتے ہیں تو ان سے تکمیل ارشاد خط پر کروائیں اور مرکز بھیجیں۔

حضور انور نے فرمایا۔

''میں کہوں گا کہ ہر احمدی بچہ کو کم از کم ایف اے ضرور کرنا چاہئے۔''

(الفضل 22مارچ 2004ء)

پس ان مندرجہ بالا امور کے ساتھ ساتھ 15جولائی 2012ء تک امداد طلباء کے فنڈ کیلئے جملہ احباب سے رابطہ کرکے وعدہ جات لے کر بھجوائیں۔

(نظارت تعلیم)

اینٹری ٹیسٹ

یونیورسٹی آف پنجاب نے اینٹری ٹیسٹ 2012ء کے شیڈیول کا اعلان کردیا ہے۔ اینٹری ٹیسٹ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10جولائی 2012ء ہے۔ 2جولائی 2012ء سے اینٹری ٹیسٹ فارم یونیورسٹی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

بی ایس مائیکرو بیالوجی اینڈ مالیکیولر جینیٹکس کیلئے مورخہ 12جولائی 2012ء کو صبح 9 تا 11 بجے، بی بی اے (آنرز) بینکنگ اینڈ فنانس، انشورنس اینڈ رسک مینجمنٹ کیلئے مورخہ 13جولائی 2012ء کو 3 تا 5 بجے سہ پہر، بی ایس کمپیوٹر سائنس انفارمیشن ٹیکنالوجی، سافٹ ویئر انجینئرنگ کیلئے مورخہ 15جولائی 2012ء کو 9 تا 11 بجے صبح، ایم۔ایس سی (اپلائیڈ سائیکالوجی) کیلئے مورخہ 12جولائی 2012ء کو 9 تا 11 بجے صبح، ایم ایس سی (سٹیٹسٹکس)، ایکچو ایریل سائنسز کیلئے مورخہ 13جولائی 2012ء کو 9 تا 11 بجے صبح، ایم ایس سی (اپلائیڈ ہائیڈ رولوجی، ٹورازم اینڈ ہوٹل مینجمنٹ) کیلئے مورخہ 14جولائی 2012ء 9 تا 11 بجے صبح ایم بی اے (بینکنگ اینڈ فنانس، انشورنس اینڈ رسک مینجمنٹ) کیلئے 15جولائی 2012ء کو 2 تا 4 بجے دوپہر، ایم ایس سی (مائیکرو بیالوجی اینڈ مالیکیولر جینیٹکس) کیلئے 16جولائی 2012ء کو 9 تا 11 بجے صبح، ایم ایس سی (کوالٹی اینڈ پرفارمنس مینجمنٹ) کیلئے 17جولائی 2012ء کو 9 تا 11 بجے صبح، ایم ایس سی (سپورٹس سائنسز اینڈ فزیکل ایجوکیشن) کیلئے مورخہ 18جولائی 2012ء کو 9 تا 11 بجے صبح اور ایم ایس سی (انفارمیشن ٹیکنالوجی، جیو گرافیکل انفارمیشن سسٹم) کیلئے مورخہ 19جولائی 2012ء کو 9 تا 11 بجے صبح ٹیسٹ ہوں گے۔

مزید معلومات کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔ 042-35832604 یا یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.pu.edu.pk ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کرلیں۔

صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

درخواست دعا

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عاشق صاحب مرحوم دارالیمن غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بہو مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ساجد مبشر صاحب گردوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ڈائیلیسز ہورہے ہیں۔ جس کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(بقیہ از صفحہ 1 حضور انور کا مستورات سے خطاب)

خدا کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دی جائے۔ یہ اچھے اعمال ہوں گے اور اپنے بچوں کی صحیح تربیت کی ہوگی تو آپ اپنا عہد بیعت پورا کرنے والے ہوں گے۔ خوشی غمی کے موقع پر خدا کے حقوق ادا کر کے ہی آپ نمازوں کی حفاظت کریں گے تو پھر آپ کے گھر بھی خدا کی حفاظت میں آجائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس مغربی معاشرہ میں دین حق کے احکامات کو تضحیک کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور بعض اوقات احمدی بچے اور بچیاں بھی احساس کمتری اور کم علمی کی وجہ سے اس کا شکار ہو رہے ہوتے ہیں۔ اس موقع پر مضبوط کردار کے ساتھ مقابلہ کرنا ہوگا معاشرہ کی باتوں میں آکر جب کچھ لوگ خود بھی اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں تو بعض اوقات خود اور بسا اوقات ان کے بچے خدا کے عذاب میں مبتلا ہو کر سیدھے راستے سے بھٹک جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ مضبوط ایمان اور خدا تعالیٰ کے ساتھ پختہ تعلق قائم کرتے ہوئے ان باتوں کا مقابلہ کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں کو ان اعتراضات اور تضحیک کا جواب اپنے کردار سے دینا دینا چاہئے۔ ماحول میں نیک اور اچھے کام کریں گے تو اس سے نیک نامی ملے گی۔ اور اس طرح انسانیت کو بھی اللہ کی طرف بلانے کا موقع ملتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پردہ بھی دینی تعلیم ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں تمام ایمان دار عورتوں کو پردہ کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم عورت کی حیاء کی حفاظت کے لئے ہے اور حیاء نصف ایمان ہے اور اسی حکم کے ذریعہ سے عورت کی عصمت کی بھی حفاظت ہوتی ہے۔ جو مائیں خود پردہ نہیں کرتیں یا اپنی بچیوں کو پردہ نہیں کرواتیں۔ وہ خود بھی نقصان اٹھاتی ہیں اور ان کے بچے بھی نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس الٰہی حکم سے عورت کو اس کی حفاظت اور عزت دی جاتی ہے۔ عورت کو چار دیواری میں بند نہیں کیا جاتا بلکہ دنیا کے ہر پروقار شعبہ میں پردہ کے ساتھ خدمت کے لئے اجازت ہے۔ احمدی عورتوں نے پردہ کی رعایت کے ساتھ کئی شعبوں میں خدمات کی ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر، انجینئر، ٹیچر اور سائنٹسٹ۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی صحابیات کی مثالیں بیان فرمائیں۔ جنہوں نے قرآنی حکم کی پاسداری کرتے ہوئے کئی کارنامے سرانجام دیئے۔ حضور انور نے خاص طور پر حضرت ام عمارہؓ اور ام المومنین حضرت عائشہؓ کے کارناموں کا ذکر فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دینی تعلیمات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے بہت سارے عائلی مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں اور پھر گھروں میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ اگر ان تعلیمات کی نافرمانی نہ کی ہوتی تو ان بے چینیوں سے بچ جاتے۔ امید ہے کہ تمام احمدی اس طرف توجہ دیں گے اور قرآنی احکامات و تعلیمات کی طرف توجہ دیں گے اور آئندہ اپنی زندگیاں انہیں کے مطابق گزاریں گے اور خدا کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں پاکستان سے آئے ہوئے احمدی بھی ہیں اور افریقہ کے احمدی بھی ہیں۔ جن میں احمدیت کافی عرصہ پہلے سے آئی ہوئی ہے اور ان کی نسلیں احمدیت کی گود میں پروان چڑھی ہیں۔ مجھے بعض اوقات ان کے متعلق شکایتیں ملتی ہیں۔ ان کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے اور اس امانت کی حفاظت کرنی چاہئے۔ لیکن نومبائعین کے لئے دستور العمل قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ وہ خود ان کے لئے نیک نمونہ بنیں۔ ہمارے لئے صرف آنحضرت ﷺ کا اسوہ ہی قابل تقلید ہے۔ اللہ کرے کہ آپ سب قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں۔ یاد رکھیں اللہ کا پرانے یا نئے احمدی سے رشتہ نہیں بلکہ تقویٰ سے رشتہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو تقویٰ کے معیار بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور دعا کے بعد کچھ دیر کے لئے نظموں اور ترانوں کے لئے تشریف فرما رہے۔

خبریں

ملکہ کی 60 سالہ عوامی خدمات: بگ بین ٹاور ایلزبتھ سے منسوب

ملکہ برطانیہ کے اعزاز میں بگ بین ٹاور کو ایلزبتھ ٹاور کا نیا نام دے دیا گیا ہے۔ یہ اقدام متعدد ارکان پارلیمنٹ اور تین بڑی پارٹیوں کے رہنماؤں کی حمایت سے چلنے والی ایک مہم کے باعث ملکہ کی تاج پوشی کی 60 ویں سالگرہ کے موقع پر اٹھایا گیا ہے۔ اور بگ بین ٹاور کو ایلزبتھ کو نام سے منسوب کر دیا گیا ہے۔

ایک ملین بچوں کی پہلی زبان انگلش نہیں

یو۔کے میں سکولوں کے ایک ملین سے زیادہ بچے انگلش زبان اپنی پہلی زبان کے طور پر نہیں بولتے۔ ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن کے شائع کردہ ڈیٹا کے مطابق ایسے طلباء میں 2007ء کے بعد دو لاکھ کا اضافہ ہوا ہے جن کی مادری زبان انگلش نہیں ہے۔ صرف ایک سال میں انگریزی کو دوسری زبان کے طور پر استعمال کرنے والوں کی تعداد میں 49,600 کا اضافہ ہوا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق انگلینڈ کے پرائمری، سیکنڈری اور سپیشل سرکاری سکولوں میں 1,007,090 طلباء کی پہلی زبان انگلش نہیں تھی۔ 2007ء میں ایسے طلباء کی تعداد 800.000 سے کم تھی جبکہ 2008ء میں ان کی تعداد 957.500 تک پہنچ گئی تھی۔ پرائمری سکولوں میں ایسے طلباء کا تناسب زیادہ ہے یعنی 577.555 طلباء (تقریباً 17.5 فیصد) گھروں میں دوسری زبان بولتے ہیں۔ سیکنڈری سکولوں میں ہر آٹھ میں سے ایک طالب علم (12.9 فیصد) یا 417.765 طلباء گھروں میں انگلش کے بجائے کوئی اور زبان بولتے ہیں۔

سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
سکول شوز کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
0476212762-0301-7970654

ربوہ میں طلوع و غروب 4 جولائی

طلوع فجر	3:37
طلوع آفتاب	5:05
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:20

رفیق دماغ
دماغ کی کمزوری کیلئے بچوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

خوشخبری
مس کولیکشن شوز کے شاندار افتتاح کے موقع پر تمام ورائٹی پر محدود مدت کیلئے
10% ڈسکاؤنٹ
047-6215344

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FR-10

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء
ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسکواڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com
سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com